1965_3_173_176

3 ایس سی آر سپریم کورٹ رپورٹس 1965

نند کشور صراف

بنام

ریاست راجستھان اور دیگر

24 فروری 1965

پی۔بی۔گجیندرگڈکر، سی۔جے۔راگھوبر دیال اور وی۔راماسوامی، جسٹس

راجستھان معمولی معدنی رعایت کے قواعد، 1959، قواعد (7)36۔ 59 رائلٹی جمع کرنے کا معاہدہ کی گرانٹ کے لیے نیلامی-کیا حکومت پر لازمی ہے کہ سب سے زیادہ بولی قبول کرے-کیا سب سے زیادہ بولی لگانے والے کے خلاف کارکنوں کی کوآپریٹو سوسائٹیوں کو ترجیح دی جاسکتی ہے۔

اپیل کنندہ نے 21 جنوری 1964 کو رائلٹی جمع کرنے کا معاہدہ کی گرانٹ کے لیے نیلامی میں سب سے زیادہ بولی کی پیشکش کی۔جواب دہندہ نمبر 1 کارکنوں کی ایک کوآپریٹو سوسائٹی بھی بولی لگانے والوں میں سے ایک تھی۔مدعا علیہ نمبر 2 نے 5 مارچ 1964 کو حکومت کو ایک درخواست دی جس میں کہا گیا کہ اپیل کنندہ نے راجستھان معمولی معدنی رعایت کے قواعد، 1959 کے قاعدہ (7)36 کے ذریعہ مقرر کردہ وقت کے اندر بولی کی رقم کا 25 فیصد ضمانت کے طور پر جمع نہیں کیا تھا، اور یہ کہ وہ اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی سب سے زیادہ بولی پر رائلٹی جمع کرنے کا معاہدہ لینے کے لیے تیار ہے۔مذکورہ درخواست پر ریاستی حکومت نے مدعا علیہ نمبر 2 کے حق میں حکم دیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی جسے مسترد کر دیا گیا۔تاہم انہیں فٹنس کا سرٹیفکیٹ دیا گیا۔

اپیل میں یہ دعوی کیا گیا کہ حکومت کو صرف رسمی طور پر نیلامی میں سب سے زیادہ بولی کی تصدیق کرنی تھی اور وہ کسی ایسے شخص کے حق میں معاہدہ منظور کرنے کی اہل نہیں تھی جس نے نیلامی میں سب سے زیادہ بولی کی پیشکش نہیں کی تھی۔

منعقد: (i) اپیل کنندہ قاعدہ (7)36 کی دفعات کی تعمیل میں ضمانت کے طور پر بولی کا 25 فیصد جمع

کرنے میں تسلیم شدہ طور پر نا کام رہا تھا۔جیسا کہ اپیل کنندہ نے دعوی کیا ہے، قواعد میں پہلے کی مدت کے لیے جمع کی گئی ضمانت کو ایڈجسٹ کرنے پر غور نہیں کیا گیا۔اس لیے وہ حکومت کی طرف سے اپنی بولی کی حتمی قبولیت کے لیے جو بھی دعوٰی کر سکتے تھے وہ کھو بیٹھے اور اس لیے حکومت کی طرف سے کسی دوسرے شخص کو معاہدے کی منظوری پر سوال نہیں اٹھا سکے۔(175 B-C)

(ii) قاعدہ 36 میں کسی بھی چیز کے لیے حکومت کو باضابطہ طور پر اس کی تصدیق کرکے سب سے زیادہ بولی کو قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔حکومت کے پاس بولی کی تصدیق کرنے یا اس کی تصدیق نہ کرنے کی صوابدید ہے۔مزید قاعدہ 59 معدنیات کی ترقی یا کانوں کے بہتر کام کرنے کے مفاد میں قواعد کی کسی بھی شق میں نرمی کا حامی ہے۔(176 A-B)

(iii) اپیل کنندہ کے مقابلے مدعا علیہ نمبر 2 کو ترجیح دینے میں حکومت کی طرف سے لیا گیا نظریہ من مانی یا بغیر کسی جواز کے نہیں کہا جا سکتا۔کوآپریٹو سوسائٹی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی ہوتی ہے اور معاہدے کا فائدہ مزدوروں کو جاتا ہے۔ قاعدہ 59 کی بنیادی روح کے پیش نظر، حکومت اس طرح کے کسی بھی قاعدے میں نرمی کر سکتی ہے جو کسی بھی طرح سے مدعا علیہ نمبر 2 کو معاہدہ دینے کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔(176 D-F)

(iv) وہ وقت جس کے لیے معاہدہ دیا گیا تھا جلد ہی ختم ہونے والا تھا، اور یہ مطلوب نہیں ہوگا چاہے اپیل کنندہ معاہدے میں مداخلت کرنا درست ہی کیوں نہ ہو۔(176 G)

کے۔این۔گروسوامی بنام ریاست میسور، 1955۔1 ایس۔سی۔آر 305، پر انحصار کیا

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ دیوانی اپیل نمبر 79 آف 1965۔راجستھان ہائی کورٹ، جودھ پور کے 5 اگست 1964 کے فیصلے اور حکم سے اپیل، 1964 کی ڈی۔بی۔دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 636 میں۔

اپیل گزار کی طرف سے سرجو پرساد، جے۔بی۔دادا چنجی، او۔سی۔ماتھر اور رویندر نارائن۔

ایم۔ایم۔تیواری، کے۔کے۔جین اور آر۔این۔سچتے، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے۔

بی۔بی۔توکلے اور کے۔پی۔گپتا، مدعا علیہ نمبر 2 کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

رگھوبر دیال، جسٹس۔راجستھان ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے سٹیفکیٹ پر یہ اپیل، آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپیل کنندہ کی رٹ پٹیشن کو مسترد کرنے کے خلاف ہے جس میں ریاست راجستھان کو سرستوری کی رٹ جاری کرنے کی درخواست کی گئی ہے، مدعا علیہ نمبر۔1، مدعا علیہ نمبر 2 کو مخصوص علاقے

سے کھدائی کیے گئے تعمیراتی پتھروں پر رائلٹی اکٹھا کرنے کا معاہدہ دینے والے یکم اپریل 1964 کے اس کے حکم کو منسوخ کرنے اور الگ کرنے کے لیے۔ دھرتی دان شرمک تھیکا سہکاری سمیتی لمیٹڈ، ایک کوآپریٹو سوسائٹی۔ اپیل ان حالات میں پیدا ہوتی ہے۔

اپیل کنندہ نے 21 جنوری 1964 کو رائلٹی کلیکشن جمع کرنے کا معاہدہ کی گرانٹ کے لیے نیلامی میں سب سے زیادہ بولی کی پیشکش کی۔ جواب دہندہ نمبر 2 بھی بولی لگانے والوں میں سے ایک تھا، لیکن 33,000 روپے کی بولی لگانے کے بعد رک گیا۔ حتمی بولی 42,200 روپے کی تھی۔ ریاستی حکومت نے 5 مارچ 1964 کو اس کی طرف سے کی گئی ایک درخواست پر جواب دہندہ نمبر 2 کے حق میں حکم دیا، جس میں کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ نے بولی کی رقم 25 فیصد فوری طور پر ضمانت جمع نہیں کرایا تھا۔ اجستھان معمولی معدنی رعایت کے قواعد 1959 کے قاعدہ (7) 36 کے مطابق نیلامی کی تکمیل کے بعد، اور نیلامی کے نوٹیفکیشن کی شرائط وضوابط کے مطابق اور یہ کہ وہ 42,200 روپے کی سب سے زیادہ بولی پر رائلٹی وصولی کا معاہدہ لینے کے لیے تیار تھا۔ درخواست میں مزید کہا گیا کہ مدعا علیہ نمبر 2 مزدوروں کی ایک کوآپریٹو سوسائٹی تھی جو خود علاقے کی کانوں پر کام کرتے تھے اور اس لیے حکومت کی پالیسی کے پیش نظر اسے انفرادی بولی لگانے والے سے زیادہ ترجیح ملنی چاہیے۔ مزید کہا گیا کہ رائلٹی کی وصولی کے معاہدے سے حاصل ہونے والے فوائد کو خود مزدوروں اور کارکنوں کے ذریعے تقسیم کیا جائے گا جو ان کے سماجی واقتصادی حالات کو بہتر بنانے کے لیے ایک طویل سفر طے کرے گا اور اس طرح بالآخران کارکنوں کے حالات کو بہتر بنائے گا جو طویل عرصے سے کانوں میں محنت کر رہے تھے۔

اپیل کنندہ کی دلیل یہ ہے کہ حکومت کو صرف رسمی طور پر نیلامی میں سب سے زیادہ بولی کی تصدیق کرنی تھی اور وہ کسی ایسے شخص کے حق میں معاہدہ منظور کرنے کی اہل نہیں تھی جس نے نیلامی میں سب سے زیادہ بولی کی پیشکش نہیں کی تھی۔

قاعدہ 34 میں کہا گیا ہے کہ حکومت رائلٹی اکٹھا کرنے کے معاہدے نیلامی یا ٹینڈر کے ذریعے زیادہ سے زیادہ دو سال کی مدت کے لیے دے سکتی ہے جس کے بعد کوئی توسیع نہیں دی جانی تھی۔ نیلامی کا طریقہ کار قاعدہ 36 کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے۔ اس کے ذیلی قاعدے (5) میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی نیلامی اس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ حکومت یا مجاز اتھارٹی (صاحب اقتدار) اس کی تصدیق نہ کرے اور ذیلی قاعدہ (7) میں کہا گیا ہے کہ نیلامی کی تکمیل پر نتیجہ کا اعلان کیا جائے گا اور عارضی طور پر منتخب نیلامی لگانے والا فوری طور پر ایک سال کے لیے نیلامی کی رقم کا 25 فیصد اور لیز یا معاہدے کی شرائط وضوابط کی

مناسب پابندی کے لیے مزید 25 فیصد ضمانت کے طور پر جمع کرے گا۔ اپیل کنندہ کے لیے یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ نیلامی کی تکمیل پر اس نے ذیلی قاعدہ (7) کی دفعات کی تعمیل میں بولی کا 25 فیصد ضمانت کے طور پر جمع نہیں کیا۔ اس لیے اس نے حکومت کی طرف سے اپنی نیلامی کی حتمی قبولیت کے لیے جو بھی دعوی کیا جا سکتا تھا اسے کھو دیا اور اس لیے وہ حکومت کی طرف سے کسی دوسرے شخص کو معاہدہ دینے پر سوال نہیں اٹھا سکتا۔

اپیل کنندہ زور دیتا ہے کہ اس نے سال 64 - 1963 کے لیے اس طرح کا رائلٹی جمع کرنے کا معاہدہ رکھا ہوا ہے اور اس معاہدے کی مناسب کارکردگی کے لیے ضمانت کے طور پر 9,250 روپے جمع کیے ہوں۔ 12 فروری 1964 کو، نیلامی کے تین ہفتوں کے بعد، اس نے کان کنی انجینئر، جے پور کو ایک درخواست پیش کی، جس میں کہا گیا کہ وہ پچھلے تین سالوں سے مسلسل معاہدہ لے رہا ہے اور وہ 1,300 روپے جمع کر رہا ہے اور ضمانت کی بقایا رقم، یعنی 9,250 روپے کو پہلے کے معاہدے کے سلسلے میں حکومت کے ساتھ 9,250 روپے کے مقابلے میں ایڈجسٹ کیا جائے۔ اس خط کا جواب نہیں دیا گیا۔ اس خط میں کی گئی درخواست ممکنہ طور پر قبول نہیں کی جا سکی۔ پہلے کا معاہدہ 31 مارچ تک جاری رہنا تھا، اور ضمانت کی رقم اس تاریخ تک حکومت کے پاس رکھنی تھی۔ 31 مارچ کے بعد ہی کچھ قطعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ٹھیکیدار کو جمع کی گئی ضمانت کی کتنی رقم دستیاب ہوگی۔ معمولی معدنیات پر رائلٹی جمع کرنے کے معاہدے کے فارم کے پیراگراف 2، جو قواعد کے تحت مقرر کیا گیا ہے، اور قواعد کے شیڈول میں بیان کیا گیا ہے، میں کہا گیا ہے کہ معاہدہ ایک سال کے پہلے اپریل سے شروع ہونے والی مدت کے لیے نافذ رہے گا اور اگلے سال کے 31 مارچ کو ختم ہوگا جس پر معاہدے کی مدت ختم ہو جائے گی اور معاہدہ ختم ہونے پر ضمانت واپس کر دی جائے گی۔ فارم کے پیراگراف 6 میں کہا گیا ہے کہ معاہدے کی شرائط وضوابط کی مناسب تکمیل کے لیے ٹھیکیدار معاہدے کی 25 فیصد رقم پیشگی ضمانت کے طور پر جمع کرے گا جو معاہدہ ختم ہونے پر واپس کر دی جائے گی۔ اپیل کنندہ نے الزام لگایا کہ اگلے معاہدے کے لیے ضمانت کے لیے سابقہ ضمانتی رقوم کو ایڈجسٹ کرنے کا رواج تھا۔ جواب دہندہ نمبر 1 کی جانب سے اس عمل سے انکار کیا گیا ہے۔ اور قواعد کی دفعات کے خلاف عمل کو کسی پابند اثر کے طور پر تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ اپیل کنندہ نے 6 اپریل 1964 کو ریاستی حکومت کو جو نمائندگی کی تھی، اس میں اس نے 1,300 روپے جمع کر کے ضمانت جمع کرنے کا کوئی حوالہ نہیں دیا تھا اور پہلے سے موجود ضمانت کی رقم میں سے بیلنس کو ایڈجسٹ کرنے کی درخواست کی تھی اور اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ اس نے بھی رقم کی ایڈجسٹمنٹ کی درخواست کو قابل قبول نہیں سمجھا تھا۔

قاعدے 36 میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو اس نتیجے پر پہنچ سکے کہ حکومت کو باضابطہ طور پر اس کی

تصدیق کر کے سب سے زیادہ بولی قبول کرنی ہوگی یا یہ کہ وہ اس شخص کے علاوہ کسی اور شخص کو معاہدہ نہیں دے سکتی جس نے سب سے زیادہ بولی لگائی تھی۔ نیلامی کو قبول نہیں سمجھا جاتا جب تک کہ حکومت اس کی تصدیق نہ کرے۔اس لیے حکومت کے پاس نیلامی کی تصدیق کرنے یا اس کی تصدیق نہ کرنے کی صوابدید ہے۔مزید برآں، قاعدہ 59 معدنیات کی ترقی یا کانوں کے بہتر کام کرنے کے مفاد میں قواعد کے کسی بھی التزام میں نرمی فراہم کرتا ہے۔

کانوں اور ارضیات کے ڈائریکٹر کی طرف سے 14 فروری 1962 کو تمام کان کنی انجینئروں کو کوآپریٹو کانوں کی حوصلہ افزائی کے موضوع پر خط لکھا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ حکومت ہند کی ہدایت کے مطابق بھی کان کنی کے کام کے لیے کوآپریٹو سوسائٹیوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔مدعا علیہ نمبر 2 نے ڈائریکٹر آف مائنز اینڈ جیولوجی کو ایک خط لکھا اور رائلٹی جمع کرنے کے معاہدوں کے سلسلے میں کوآپریٹو سوسائٹیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومتی پالیسی کا حوالہ دیا۔حکومت کے یکم اپریل 1964 کے حکم نامے میں، اپیل کنندہ کی سب سے زیادہ نیلامی کی پیشکش کا حوالہ دینے کے بعد کہا گیا ہے کہ حکومت مطمئن ہے کہ سوسائٹی، مدعا علیہ نمبر 2، مذکورہ معاہدے کی منظوری کے لیے ایک موزوں فریق ہے۔معاہدہ کی منظوری کے لیے اپیل گزار کو مدعا علیہ نمبر 2 کو ترجیح دینے میں حکومت کی طرف سے لیا گیا نظریہ من مانی یا بغیر کسی جواز کے نہیں کہا جا سکتا۔کوآپریٹو سوسائٹی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی ہوتی ہے اور یہ واضح ہے کہ معاہدے سے پیدا ہونے والا کوئی بھی فائدہ مزدوروں کو ملے گا اور اس طرح ان کی معاشی حالت بہتر ہوگی۔قاعدہ 59 کی روح کے پیش نظر، حکومت اس طرح کے کسی بھی قاعدے میں نرمی کر سکتی ہے جو کسی بھی طرح سے مدعا علیہ نمبر.2 کو معاہدہ دینے کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

اس لیے ہمارا ماننا ہے کہ حکومت مدعا علیہ نمبر 2 کو معاہدہ دینے کی مجاز تھی۔ یہ نیلامی میں سب سے زیادہ بولی قبول کرنے کا پابند نہیں ہے، حالانکہ عام طور پر وہ ایسی بولیاں قبول کرتا ہے۔

ایک اور غور جو اپیل کنندہ کے خلاف فیصلہ کن ہے وہ یہ ہے کہ سال 65-1964 کے لیے رائلٹی کی وصولی کا معاہدہ جلد ہی ختم ہونے والا ہے اور یہ مطلوب نہیں ہوگا، چاہے اپیل کنندہ کے تنازعات قابل قبول ہوں، اس معاہدے میں مداخلت کرنا۔

اس سلسلے میں، کے۔این۔گروسوامی بنام ریاست میسور میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جہاں اپیل کنندہ کو صرف اس بنیاد پر ایک رٹ سے انکار کر دیا گیا تھا کہ یہ غیر موثر ہوتا، اس عدالت کے حکم کے تقریباً پندرہ دن بعد متنازعہ معاہدے کی مدت ختم ہو جاتی ہے۔یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس میں عدالت کی

رائے تھی کہ رٹ جاری کی جانی چاہیے تھی۔

اس لیے، ہم اپیل کو مسترد کرتے ہیں اور فریقین کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document